# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: کیا عید کی نماز کے لیے جانا واجب ہے؟

**جواب**: واجب ہے۔

**سوال**: کیا خواتین عید کے لیے جائیں گی؟

**جواب**: خواتین بھی عید کی نماز کے لیے جائیں گی۔

❁ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں دوشیزائیں، حائضہ عورتیں اور پردہ نشین خواتین کو بھی عیدگاہ میں لے کر جائیں، البتہ حائضہ نماز کی جگہ سے الگ رہیں، جبکہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ فرمایا: اس کی اسلامی بہن اسے اپنی چادر دے دے۔''

(صحيح البخاري: 981، صحيح مسلم: 890)

**سوال**: کیا حائضہ عورت عیدگاہ جا سکتی ہے؟

**جواب**: ماہواری میں عیدگاہ جا سکتی ہے، بلکہ حدیث میں اس کی تاکید ہے۔

(صحيح البخاري: 981، صحيح مسلم: 890)

❁ صحیح مسلم (11/890) میں ہے:

الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ، فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاس .

''حائضہ عورتیں نکلتیں اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ جاتیں، وہ لوگوں کے ساتھ تکبیریں کہتیں۔''

❁ صحیح بخاری (971) میں یہ الفاظ ہیں:

فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَطُهْرَتَهُ.

''ماہواری والی لوگوں کے پیچھے ہوتیں، وہ ان کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتیں، ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگتیں اور اس مبارک دن کی برکت وفضیلت کی امید رکھتیں۔''

معلوم ہوا کہ حائضہ عیدگاہ جائے گی، ہاں! باپردہ، چادروں میں لپٹی ہوئی، شریف زادیوں کی طرح نگاہیں جھکا کر، ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر عیدگاہ کا رخ کریں۔ نیز خاوند یا ولی کی اجازت بھی شامل ہونی چاہیے۔ سلف سے ایسا ہی ثابت ہے؛

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْ أَهْلِهِ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خواتین خانہ کو عیدگاہ لے جایا کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 2/191، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: کیا حائضہ عورت تکبیرات عیدین کہے گی؟

**جواب**: تکبیرات عیدین ذکر ہیں۔ حائضہ قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ تمام اذکار کر سکتی ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لیے سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہنا، رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا اور تلاوت قرآن کے علاوہ دیگر اذکار کرنا جائز ہیں۔ اجماع کے ساتھ ساتھ اس کے دلائل صحیح احادیث میں مشہور ہیں۔''

(المَجموع شرح المهذب : 164/2)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ لَهُمَا أَنْ يَذْكُرَا اللّٰهَ وَيُسَبِّحَاهُ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ حائضہ اور جنبی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح کر سکتے ہیں۔''

(الإشراف على مَذاهب العلماء : 434/3)

ثابت ہوا کہ جنبی، حیض اور نفاس والی عورت تکبیرات عیدین کہہ سکتی ہے، ذکر کے لیے باوضو ہونا شرط نہیں۔ بعض الناس خوامخواہ ذکر الٰہی سے منع کرتے ہیں۔

**سوال**: کیا خطبہ عیدین کی ابتدا تکبیرات عیدین سے کر سکتے ہیں؟

**جواب**: کر سکتے ہیں۔

**سوال**: عیدین کا خطبہ کہاں کھڑا ہو کر دیا جائے؟

**جواب**: جہاں نماز پڑھائی ہے، وہیں پر کھڑے ہو کر خطبہ دے دیا جائے۔

**سوال**: کیا دو عادل گواہوں کی گواہی سے رؤیت ثابت ہو جاتی ہے۔

**جواب**: جی ہاں۔ ایک عادل گواہ کی گواہی سے بھی رؤیت ثابت ہو جاتی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

تَرَائِي النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ .

''لوگوں نے ہلال دیکھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے (رمضان کا) روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا۔''

(سنن أبي داود : 2342، سنن الدّارقطني : 2156، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۷) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۲۳/۱) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

✿ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کا روزے کے معاملہ میں صرف ایک شخص کی بات کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اخبار آحاد پر عمل کرنا واجب ہے، نیز خبر دینے والا صرف ایک ہی شخص ہو یا لوگوں کی ایک جماعت خبر دے، کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

(معالم السّنن : 102/2)

**سوال**: کیا عیدین کا خطبہ سننا واجب ہے؟

**جواب**: عیدین کا خطبہ سننا واجب نہیں۔

**سوال**: خطبہ مختصر ہو یا طویل؟

**جواب**: خطبہ مختصر کرنا مستحب ہے، تاکہ سامعین اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں۔

✿ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نماز لمبی پڑھانا اور خطبہ مختصر دینا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے۔ نماز لمبی پڑھایا کریں اور خطبہ مختصر دیا کریں، بعض بیان سحر طاری کر دیتے ہیں۔''

(صحيح مسلم : 869)

(سوال): عید گاہ میں عید سے پہلے نوافل پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): پڑھ سکتا ہے۔

(سوال): جو قیام میں تکبیرات زوائد بھول جائے، کیا وہ رکوع سے اٹھ کر کہہ سکتا ہے؟

(جواب): نہیں کہہ سکتا، قومہ تکبیرات زوائد کا محل نہیں۔ جو تکبیرات زوائد کہنا بھول جائے، وہ آخر میں سجدہ سہو سے کمی پوری کر لے۔

(سوال): جو قربانی کی مشروعیت کا منکر ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اہل سنت والجماعت کے ہاں قربانی مشروع ہے۔ قربانی میں مخصوص دن کو مخصوص عمر کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں کا متوارث عمل ہے اور اس پر امت کا تعامل رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود قربانی کی، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ دین قربانی کرتے رہے۔

نیز قربانی کے استحباب و مشروعیت پر کتاب و سنت اور امت کا اجماع دلیل ہے۔ یہ اسلام کا شعار اور اللہ کریم کے شکر کا نرالہ انداز بھی ہے۔ قربانی اللہ کا حق ہے اور اس کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے۔

جو لوگ قربانی کی اہانت کرتے ہوئے اس کو ترک کر دیتے ہیں، وہ گناہ گار ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج: ٣٤).

''ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی ہے، تا کہ وہ ان کو عطا کردہ چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں۔''

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید و سیاہ رنگ کے مینڈھے قربان کئے، میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کی گردنوں پر رکھا، اللہ کا نام لیا تکبیر کہی اور ان کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 5558، صحيح مسلم : 1966)

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (682 ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ الْأُضْحِيَّةِ.

''مسلمانوں کا قربانی کی مشروعیت پر اجماع ہے۔''

(الشّرح الكبير : 530/3)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (463 ھ) لکھتے ہیں:

اَلَّذِي يُضَحّٰى بِهٖ بِإِجْمَاعٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ الْأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ وَهِيَ الضَّأْنُ وَالْمَعِزُ وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ.

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ چار قسم کے جوڑوں کی قربانی ہوگی، بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد : 188/23)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (319 ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الضَّحَايَا لَا يَجُوزُ ذِبْحُهَا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ .

''اجماع ہے کہ دس ذوالحجہ کے طلوع فجر سے پہلے قربانیاں ذبح کرنا جائز نہیں۔''

(الاجماع، ص 78)

❀ علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَنْكَرَ أَصْلَ مَشْرُوعِيَّتِهِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا بَيْنَ الْأُمَّةِ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ .

''جس عمل کی مشروعیت پر امت کا اجماع ہو، اس کا سرے سے انکار کر دے، تو کافر ہو جائے گا۔''

(فتاویٰ شامی : 314/6)

❀ نیز نقل کرتے ہیں:

لَوْ أَنْكَرَ أَصْلَ الْوِتْرِ وَأَصْلَ الْأُضْحِيَّةِ كَفَرَ .

''اگر کوئی شخص وتر اور قربانی کی مشروعیت کا انکار کرے، وہ کافر ہو جائے گا۔''

(فتاویٰ شامی : 314/6)

**سوال**: عید سے پہلے بال کٹوانا کیسا ہے؟

**جواب**: قربانی کا ارادہ ہو، تو عید سے پہلے بال نہیں کٹوانے چاہیے۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب عشرۂ ذوالحجہ داخل ہو جائے اور آپ قربانی کرنا چاہتے ہیں، تو اپنے سر اور جسم کے بال نہ مونڈھیں۔'' (صحیح مسلم : 1977)

❀ سنن النسائی (۴۳۶۲) میں ہے:

''جو قربانی کرنا چاہتا ہو، وہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن ناخن تراشے، نہ جسم سے

کوئی بال مونڈھے۔“

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مدینہ میں) قربانی کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائے، فرمایا: یہ واجب نہیں۔ (مؤطأ الإمام مالك : 483/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایام ذی الحجہ میں ایک عورت کو اپنے بچے کے بال کاٹتے دیکھ کر فرمایا:

”اگر قربانی والے دن تک موخر کر دیتی، تو بہتر تھا۔“

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 246/4، ح : 7520، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ خراسان میں فتویٰ دیتے تھے کہ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ عشرہ ذوالحجہ میں اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے؟ تو سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے صحیح فتویٰ دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہی فتویٰ دیتے تھے۔

(مسند إسحاق بن راهويه : 1817، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک صحابی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس قربانی کے لیے صرف بکری ہے، (وہ بھی کسی کو دودھ کے لیے عاریۃً دے رکھی ہے) کیا میں اس کی قربانی کرلوں؟ فرمایا: نہیں، بلکہ آپ (دس ذوالحجہ کو) اپنے بال کاٹ لیں، ناخن تراش لیں، مونچھیں مونڈ لیں اور زیر ناف بال صاف کر لیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل قربانی کا اجر دے گا۔“

(مسند الإمام أحمد : ١٦٩/٢، سنن أبي داؤد : ٢٧٨٩، سنن النّسائي : ٤٣٦٥، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان (۵۹۱۴)، امام حاکم (۲۲۳/۴) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”صحیح“

کہا ہے۔

ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے پہلے بال کاٹنا مستحب ہے، ضروری نہیں۔

❀ قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والا ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے جسم کے فاضل بال (زیرناف)، سر کے بال اور مونچھیں کاٹ لے، ناخن تراشے، پھر قربانی تک اس سے پرہیز کرے، تو اسے قربانی کا پورا اجر وثواب ملے گا۔

(مسند أحمد : ١٦٩/٢، سنن أبي داؤد : ٢٧٨٩، سنن النّسائي : ٤٣٦٥، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان (۵۹۱۴)، امام حاکم (۲۲۳/۴) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

**سوال**: بلا عذر مسجد میں عید پڑھانا کیسا ہے؟

**جواب**: بلا عذر مسجد میں عید پڑھانا ثابت نہیں۔ سنت یہ ہے کہ آبادی سے باہر کھلی جگہ عید پڑھی جائے۔

**سوال**: عرفہ کس دن ہوتا ہے؟

**جواب**: عرفہ نو ذوالحجہ کو ہوتا ہے، کیونکہ اس دن حاجی عرفات میں جمع ہوتے ہیں، اسی مناسبت سے اسے یوم عرفہ کہا گیا۔ عرفہ کا روزہ نو ذوالحجہ کو رکھا جائے گا، ہر علاقہ میں جب نو ذوالحجہ ہوگی، تو یوم عرفہ کا روزہ رکھا جائے گا۔

**سوال**: امام نے تکبیرات زوائد کہہ دی ہیں، مگر اونچی سورت فاتحہ پڑھنا بھول گیا، تنبیہ کرنے پر کیا کرے؟

**جواب**: اگر پہلے تکبیرات زوائد کہہ دی ہیں، تو تنبیہ کرنے پر سورت فاتحہ کی قرأت کرے، دوبارہ تکبیرات نہیں کہے گا۔

(سوال): کیا ایامِ تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیرات کہی جائیں گی؟

(جواب): ایامِ تشریف میں فرائض کے بعد تکبیرات بآواز بلند پڑھنا مشروع ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ﴾(الحجّ : ٣٧)

''تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو، کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔''

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾(البقرة : ٢٠٣)

''ایامِ معدودات میں اللہ کا ذکر کرو۔''

❀ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

هِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ . ''یہاں ایامِ تشریق مراد ہیں۔''

(معرفة السنن والآثار للبيهقي : 255/4، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کی سند کو حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر :٦/٤٣٠) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر :٢/٢٠٨) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تکبیرات کا آغاز یومِ عرفہ (نو ذوالحجہ) کی نمازِ فجر سے ہوتا ہے اور اختتام تیرہ ذوالحجہ کی عصر کے بعد ہوتا ہے۔ اس پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے۔

(العُدّة في أصول الفقه لابن الفرّاء : 1061/4)

یکم ذوالحجہ سے ان تکبیرات کا آغاز کرنے پر کوئی دلیل نہیں۔

❀ ابو وائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر سے لے کر آخری یومِ تشریق (تیرہ ذوالحجہ) کو نمازِ عصر کے بعد تک تکبیرات پڑھتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 165/2، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ تکبیرات بآواز بلند فرض نمازوں کے بعد بھی کہنی چاہئیں اور عام اوقات میں بھی۔

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

''اہل علم اتنی بات پر متفق ہیں کہ ان دنوں (نو ذوالحجہ سے لے کر ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک) میں فرض نمازوں کے بعد تکبیرات کہنا مشروع ہے۔ اس باب میں کوئی مرفوع صحیح حدیث نہیں، البتہ آثار صحابہ وتابعین اور مسلمانوں کا عمل منقول ہے۔''

(فتح الباري لابن رجب : 22/9)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمہ میں (بآواز بلند) تکبیرات کہتے تھے کہ حاضرین مسجد آپ کی تکبیر کو سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، تو بازار والے سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، یوں منیٰ ایک ساتھ تکبیر سے گونج اُٹھتا۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 6267، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہ ان دنوں (ایام تشریق) میں منی کے اندر فرض نمازوں کے بعد، بستر پر، خیمے میں اور چلتے پھرتے تکبیرات کہتے تھے۔''

(الأوسط لابن المُنذر : 299/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمان نو ذوالحجہ کو فرض نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق)

نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، تعریف وثناء بھی اسی ہی کی ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 167/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نو ذوالحجہ کی نمازِ فجر سے لے کر تیرھویں ذوالحجہ کی شام تک یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، وہ انتہائی عظمت والا ہے، وہ سب سے بڑا ہے، تعریف بھی اسی ہی کی ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 167/2، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: ایام تشریق میں فرض نماز کے بعد کتنی بار تکبیرات پڑھی جائیں گی؟

**جواب**: کم از کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ جتنا ہو سکے۔

**سوال**: عیدین کی نماز میں زوائد تکبیرات کتنی ہیں؟

**جواب**: عیدین میں مسنون زوائد تکبیرات بارہ ہیں۔ سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

**سوال**: نماز عید کے لیے نقارہ بجانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: کیا عید کی نماز کے لیے مقتدیوں کا انتظار کرنا جائز ہے؟

**جواب**: حاضرین کو کوئی اعتراض نہ ہو، تو کچھ دیر انتظار کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: ایک عید گاہ کو گرا کر اس کا ملبہ دوسری جدید عید گاہ پر لگانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): ایک علاقہ میں دو عیدگاہیں ہیں، دو جماعتیں ہوتی ہیں، کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): غیر مسلموں کی بنائی ہوئی عمارت میں عید پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): جگہ پاک ہے، تو جائز ہے۔

(سوال): کیا تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کیا جائے گا؟

(جواب): تکبیراتِ عیدین میں رفع الیدین رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے، حتی کہ جب وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے، تو آپ ﷺ اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب رکوع کا ارادہ فرماتے، تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، حتی کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے، اسی حالت میں آپ اللہ اکبر کہتے۔ پھر رکوع فرماتے۔ جب آپ رکوع سے اپنی کمر اٹھانے کا ارادہ فرماتے، تو دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ پھر سجدہ کرتے، لیکن سجدے میں رفع الیدین نہیں فرماتے تھے، البتہ ہر رکوع اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر پر رفع الیدین فرماتے تھے، حتی کہ اسی طرح آپ کی نماز مکمل ہو جاتی۔''

(سنن أبي داوٗد: ۷۲۲، المنتقٰی لابن الجارود: ۱۷۸، والسیاق لہٗ، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع سے پہلے کہی جانے والی ہر تکبیر پر رسولِ اکرم ﷺ رفع الیدین فرماتے تھے۔ تکبیراتِ عیدین بھی چونکہ رکوع سے پہلے ہوتی ہیں،

لہٰذا ان میں رفع الیدین کرنا سنتِ نبوی سے ثابت ہے۔

## ائمہ دین کا مذہب:

ائمہ دین بھی تکبیراتِ عیدین میں رفع الیدین کے قائل تھے؛

❁ امام عبدالرحمٰن بن عمرو، اوزاعی رحمہ اللہ (۱۵۷ھ) سے تکبیراتِ عیدین میں رفع الیدین کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

نَعَمْ، اِرْفَعْ يَدَيْكَ مَعَ كُلِّهِنَّ .

''ہاں، تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کیجئے۔''

(أحكام العيدين للفِريابي : 136، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ (۱۷۹ھ) سے پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

نَعَمْ، اِرْفَعْ يَدَيْكَ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ، وَلَمْ أَسْمَعْ فِيهِ شَيْئًا .

''ہاں، ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیجئے، میں نے اس بارے کوئی اختلاف نہیں سنا۔''

(أحكام العيدين للفِريابي : ۱۳۷، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام محمد بن ادریس، شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلٰى جَنَازَةٍ خَبَرًا، وَقِيَاسًا عَلٰى أَنَّهٗ تَكْبِيرٌ وَّهُوَ قَائِمٌ، وَفِي كُلِّ تَكْبِيرِ الْعِيدَيْنِ .

''نمازِ جنازہ اور عیدین کی ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا جائے گا، حدیثِ نبوی کی بنا پر بھی اور یہ قیاس کرتے ہوئے بھی کہ قیام کی تکبیر پر رفع الیدین کیا جاتا ہے۔''

(كتاب الأمّ : ۱/۱۲۷)

❁ امام اہل سنت، احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ . ''ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے گا۔''

(مسائل الإمام أحمد برواية أبي داوٗد : ٨٧)

❀ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (۲۳۸ھ) کا بھی یہی مذہب ہے۔

(مسائل الإمام أحمد وإسحاق : ٨/٤٠٥٤، م : ٢٨٩٠)

❀ امام، ابو بکر ابن منذر، نیشاپوری رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَيَّنَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُّكَبِّرُهَا الْمَرْءُ وَهُوَ قَائِمٌ، وَكَانَتْ تَّكْبِيرَاتُ الْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزِ فِي مَوْضِعِ الْقِيَامِ، ثَبَتَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِيهَا ...... .

''اس لیے بھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام میں ہر تکبیر پر رفع الیدین بیان فرمایا ہے اور عیدین و جنازہ کی تکبیرات بھی قیام ہی میں ہیں، لہٰذا ان تکبیرات میں رفع الیدین ثابت ہو گیا۔''

(الأوسط في السّنن والإجماع والاختلاف : ٥/٤٢٦)

❀ نیز فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرتے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کو سنت بنایا ہے۔ یہ ساری صورتیں قیام کی حالت میں تکبیر کی ہیں۔ لہٰذا جو بھی شخص قیام کی حالت میں تکبیر کہے گا، وہ اسی سنت سے استدلال کرتے ہوئے رفع الیدین کرے گا۔''(الأوسط : ٤/٢٨٢)

**سوال**: تکبیرات عیدین میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھے جائیں یا چھوڑ دیے جائیں؟

جواب: ہر تکبیر پر رفع الیدین کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں، کیونکہ رکوع سے پہلے قیام میں ہاتھ باندھے جاتے ہیں، چھوڑنا ثابت نہیں۔

سوال: ہر سال مختلف جگہ پر عید پڑھنے کے لیے جانا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: کیا جیل خانے میں عید کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال: کیا خطبہ عید کے بعد دعا کرنا مسنون ہے؟

جواب: خطبہ عید کے بعد دعا مسنون ہے، اس میں وہ خواتین بھی شریک ہوں گی، جو خاص ایام گزار رہی ہوں۔

سوال: کیا عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہوتی ہے؟

جواب: عیدگاہ کے بہت سے اُمور مسجد کے حکم میں ہوتے ہیں۔

سوال: جس کی عید کی نماز رہ جائے، وہ کیا کرے؟

جواب: بہتر ہے کہ کسی کو ساتھ ملا کر باجماعت دو رکعت نماز عید ادا کرے، ورنہ اکیلے دو رکعت مع تکبیرات زوائد پڑھ لے۔

سوال: جو عذر کی بنا پر عیدگاہ نہ پہنچ سکتا ہو، وہ کیا کرے؟

جواب: گھر میں ہی باجماعت دو رکعت مع تکبیرات زوائد ادا کر لے۔

سوال: تکبیرات زوائد میں کیا مقتدی جہر کریں گے؟

جواب: امام اونچی تکبیر کہے گا، مقتدی آہستہ کہیں گے۔

سوال: ایک شخص عیدگاہ پہنچا، تو نماز ہو چکی تھی، تو وہ کیا کرے؟

(جواب): چاہیے یہ کہ کسی کو ساتھ ملا کر دو رکعت با جماعت مع تکبیرات زوائد ادا کر لے اور خطبہ و دعا میں شریک ہو جائے۔

(سوال): کیا نماز عیدین کے لیے بھی فرش کا پاک ہونا ضروری ہے؟

(جواب): عیدین کی نماز بھی نماز ہے، اس کے لیے فرش کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(سوال): عید کی نماز کے بعد چار رکعت نفل با جماعت پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): بدعت ہے۔

(سوال): کیا چھوٹے گاؤں میں عید پڑھی جائے گی؟

(جواب): چھوٹے گاؤں میں جمعہ اور عید دونوں پڑھے جائیں گے۔

(سوال): کیا عیدین کی امامت پر اجرت لینا جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا ایک شخص دو جگہ عید کی امامت کرا سکتا ہے؟

(جواب): مجبوری کی صورت میں کرا سکتا ہے، دوسری جگہ نفل کی نیت کر لے۔

(سوال): رشوت کی آمدنی سے عید گاہ بنانا کیسا ہے؟

(جواب): رشوت مالِ حرام ہے، اس سے کی گئی نیکی قبول نہیں۔ البتہ رشوت کی آمدنی سے بنائی گئی عید گاہ میں نماز درست ہے۔

(سوال): بارش کی صورت میں مسجد میں عید پڑھانا کیسا ہے؟

(جواب): بارش عذر ہے، عذر کی وجہ سے مسجد میں عید پڑھی جا سکتی ہے۔

(سوال): آبادی سے باہر ہر سال الگ جگہ عید کا اہتمام کرنا کیسا ہے؟

(جواب): آبادی سے باہر کسی بھی جگہ عید پڑھی جا سکتی ہے، ہر سال الگ الگ جگہ کو

عیدگاہ بنایا جاسکتا ہے۔

**سوال**: کیا نماز استسقاء مسنون ہے؟

**جواب**: بارش مولائے کریم کی بہت بڑی نعمت ہے، اسے بارانِ رحمت کہتے ہیں، انسانی وجود کی بقا اسی پر قائم ہے، اللہ تعالیٰ اسے مؤخر کردیں تو خشک سالی ڈیرے ڈال لیتی ہے، جاندار کئی ایک بیماریوں کی زد میں آجاتے ہیں، خوراک کی کمی واقع ہوجاتی ہے، اسلام نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا درس دیا ہے اور وہ نماز استسقا کی صورت میں ہے، استسقاء پیغمبر اسلام ﷺ کی سنت ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی، آپ ﷺ نے عیدگاہ میں منبر رکھنے کا حکم فرمایا، وہ رکھ دیا گیا، آپ ﷺ نے ایک دن مقرر کیا، اس دن آپ ﷺ سورج طلوع ہوتے ہی نکلے اور منبر پر جلوہ افروز ہوگئے۔ اللہ کی بڑائی اور حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: آپ نے خشک سالی اور قحط کی شکایت کی ہے، اللہ کا وعدہ ہے کہ اسے پکاریں گے، تو وہ قبول کرے گا، پھر آپ ﷺ نے دعا شروع کی: تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے خاص ہیں، وہ رحمان ورحیم ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، جو چاہے کرتا ہے، اللہ! تو ہی معبود برحق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو غنی اور ہم محتاج۔ ہم پر بارش نازل فرما، اُسے ہمارے لئے تا دیر طاقت ونفع کا سبب بنا، پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کئے اور اتنے بلند کیے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ ﷺ نے کمر مبارک لوگوں کی طرف کی

اور ہاتھ اٹھائے ہوئے اپنی چادر پلٹی، لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور نیچے اُتر کر دو رکعتیں پڑھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک بدلی پیدا کی، وہ کڑکی، گرجی اور برسی۔ آپ ﷺ اپنی مسجد میں واپس نہ آئے تھے کہ ندیاں بہہ پڑیں، لوگوں کو پناہ گاہوں کی طرف دوڑتے دیکھا تو ہنس دیئے، حتی کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔''

(سنن أبي داوٗد : 1173، وسندہٗ حسنٌ)

❁ امام ابوداوٗد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث غریب ہے، لیکن اس کی سند بہترین ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (2519) امام ابن حبان رحمہ اللہ (2860) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (328/1) نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی شرط برقرار رکھی ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (الأذکار، ص 160) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلٰی مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ، وَعَلَيْهِ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ إِلَّا أَبَا حَنِيفَةَ .

''یہ حدیث نماز استسقاء کی مشروعیت پر دلیل ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ تمام اہل علم کا اس پر اتفاق و اجماع ہے۔''

(التّحبير لإيضاح معاني التيسير : 99/6)

❁ سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَآءَهٗ.

”نبی کریم ﷺ نے بارش طلب کرنے کے لیے دو رکعت ادا کیں اور اپنی چادر کو پلٹا۔“(صحيح البخاري: 1026، صحيح مسلم: 2/894)

❁ ایک روایت میں ہے:

”میں نے نبی کریم ﷺ کو اس دن دیکھا جب نماز استسقا کے لئے نکلے، آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف کمر مبارک کی اور دعا کرتے ہوئے قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے، اپنی چادر پلٹی اور اونچی قرأت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھائیں۔“

(صحيح البخاري: 1025، صحيح مسلم: 4/894)

(سوال): نماز استسقاء کا کیا وقت ہے؟

(جواب): نماز استسقاء کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے، اس کا مخصوص وقت کوئی نہیں۔ یہ سببی نماز ہے، اس لیے ممنوعہ اوقات میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

(سوال): نماز استسقاء کہاں پڑھی جائے؟

(جواب): نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلنا مسنون ہے۔

(صحيح البخاري: 1027)